© rasailojaraid.com

سرد مہری کا شکار ہونا پڑا۔[19] ممکن ہے کہ ابوالوفا کی مداخلت سے ابن سعدان اور توحیدی کے تعلقات پھر خوشگوار ہوتے مگر اسی درمیان ابن سعدان کو عبدالعزیز بن یوسف نے قتل کیا اور خود کرسیٔ وزارت پر قابض ہو گئے۔ اور ابن سعدان کے ساتھیوں اور احباب کو پریشان کیا۔[20] توحیدی بھی چونکہ ابن سعدان کے ساتھی تھے اور انھوں نے ابن سعدان کی شبینہ محفلوں میں ابن یوسف کی نکتہ چینی کی تھی۔ لہذا بہت ممکن تھا کہ وہ کسی بڑی مصیبت کا شکار ہوتے۔ وہ خاموشی سے بغداد سے فرار ہوئے اور شیراز آکر باقی ماندہ زندگی وہیں گوشۂ عافیت میں گزاری۔

شیراز میں توحیدی نے عرفان ذات پر اپنا سارا وقت صرف کیا اور فلسفہ و تصوف پر کتابیں لکھیں۔ اسی زمانے میں انھوں نے "المقابسات" "المحاضرات" "الاشارات الالٰهیہ" وغیرہ اہم کتابیں تصنیف کیں۔ یہ تصانیف ان تالیفات سے بالکل علیحدہ مزاج اور انداز رکھتی ہیں جو انھوں نے اس سے قبل جوانی کے زمانہ میں لکھیں۔ مثال کے طور پر البصائر والذخائر، اخلاق الوزیرین اور الامتاع والمؤانسۃ کا نام لیا جا سکتا ہے۔

۴۰۰ھ میں توحیدی نے جبکہ وہ تقریباً نوے سال کے ہو گئے تھے، اپنی ساری تالیفات جلا ڈالیں، یہ اقدام اس سلوک کے خلاف ایک احتجاج تھا جو زمانے نے ان کے ساتھ روا رکھا۔ قاضی ابوسہل کے نام خط میں توحیدی نے اس کی وجوہ تفصیلاً لکھیں ہیں[21] مگر السیوطی کے بقول ان کی کتابوں کا اکثر حصہ پہلے ہی کاتبوں نے محفوظ کر لیا تھا۔[22] شیراز میں تصنیف و تالیف کے علاوہ توحیدی نے علم و ادب کے شوقین طلباء کو بھی مستفید کیا۔ اس سلسلے میں عبدالرحمان بن مجمع الاصفہانی کا نام لیا جا سکتا ہے۔[23]

آخر دنیا کے اٹل قانون کے تحت توحیدی ۴۱۴ھ کو ایک سو چار سال کی عمر

© rasailojaraid.com